سالانہ چندہ مع محصول ڈاک پیشگی تین روپیہ (عے)
ششماہی مع محصول ڈاک پیشگی ایک روپیہ بارہ آنہ (عہ)

جلد ۶ | بمبئی دوشنبہ ۴ ربیع الثانی ۱۳۱۹ھ مطابق ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۰۱ء | نمبر ۲۷

مقدمۃ الجیش

قدرت کا کھیل

بس جاگو! اب تو قیامت بالکل ہی قریب ہے سنبھل جاؤ۔ اور توشۂ آخرت کے جمع کرنے میں گرمجوشی سے کوشش کرو۔ مگر تعجب ہے کہ قیامت کی ہزاروں علامتیں ظاہر ہو رہی ہیں اور حشر و نشر کے منکر تو منکر مذہب اسلام پر ایمان لانیوالے بھی ایسے خواب خرگوش میں پڑے ہوئے ہیں کہ گویا روز حشر خدا کو منہ دکھانا ہی نہیں ہے۔ زنا کاری تو اسقدر حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے کہ گلی گلی بازار لگا ہوا ہے۔ یہ بھی قرب قیامت کی ایک علامت ہے۔ بنی آدم کا مختلف صورتوں میں جنم لینا قرب حشر کی بہت بڑی دلیل ہے۔ بہروچ میں ایک عجیب الخلقت لڑکی پیدا ہوئی ہے کہ اسکے دو سر چار ہاتھ دو پیر دو سینہ اور دو پیٹ ہیں۔ بچی کی والدہ ڈر و خوف کے مارے نہ پھر دودھ پلایا مگر تندہی سے اپنے گروہ کا بچہ مرنے لگی تھی۔ وہ ان منہ سے دودھ دیتی ہے۔

دشمن کو بھی رحم آگیا۔

ڈچون کی ہمت و استقلال اور اب اونکی بے کسی و بیبسی کو دیکھکر انگریزوں کو بھی اونپر رحم آگیا۔ ڈچون کی طرفداری میں جلسے ہوگئے۔ اور بات یہان تک بڑھ گئی کہ انگلستان میں دو مخالف جماعتیں ہوگئیں۔ اور مخالفت نے یہان تک زور پکڑا کہ اس سے سلطنت کو بھی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ لبرل پارٹی نے اثنائے جنگ میں ہمیشہ سکوت سے کام لیا۔ اور انتظام جنگ کے معاملہ میں کچھ چون و چرا نہیں کی۔ اب انہیں خوب معلوم ہوگیا ہے کہ گورنمنٹ سے اس انتظام میں جو جو غلطیاں ہوئیں اونپر اچھی طرح ہاتھ صاف کریں۔ اور تعجب یہ ہے کہ لبرل جیسی آزاد منش پارٹی کے ممبروں میں باہمی اختلاف ہوگیا ہے۔ لارڈ روزبری الگ اٹھ بیٹھے ہیں۔ اونہیں بہت کچھ سمجھایا گیا کہ کسی صورت سے آپس میں اتفاق کر دیا جائے مگر وہ کہتے ہیں کہ میں پولیٹیکل معاملات سے دست بردار ہوگیا ہوں۔ مجھے اب انسے کوئی تعلق نہیں

نفاق بُری بلا ہے

چین کی بڑی خوش قسمتی تھی کہ دول یورپ نے باہمی نفاق کے اندیشہ سے اوسپر ہاتھ ڈالنا مناسب نہیں جانا۔ ورنہ ابتک اوسکے ٹکڑے ٹکڑے ہو ہی چکتے۔ یورپین طاقتیں پہلے ہی بھوکی ہو رہی تھیں کہ اگر چین کی سلطنت چھینکر آپس میں بانٹ لینے کی ٹھہرالی تو لینے کے دینے پڑیں گے۔ اب دیکھئے ذرا سی بات پر معاملہ صلح کا کھٹائی میں پڑا ہوا ہے۔ اختلاف صرف اس امر میں ہے کہ روس کہتا ہے چین کی ملکی محاصل سے تاوان جنگ ادا کیا جائے۔ اور انگلینڈ دوسرے محاصل کو ادائے تاوان کا اچھا ذریعہ خیال کرتا ہے۔ مدت سے یہ جھگڑا چھڑا ہوا ہے۔ مگر کسیطرح فیصلہ ہی نہیں ہوتا۔ اور ہو تو کیونکر ہر طاقت اپنی ہی ضد پر اڑی ہوئی ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اپنی بات بالائے طاق رکھکر دوسرے کی مان لیجائے۔ چین ان کے اس جھگڑے سے بہت ہی خوش ہے۔ مزے سے نقاہت و بیماری کی تیاری میں مصروف ہے۔ اور کسیطرح کی فکر ہی نہیں۔

طاعون کے بگڑے دادا

طاعون تو بیچارا مفت میں بدنام ہو گیا ہے۔ لیکن اصل پوچھئے تو بیماریوں کی سنہری ٹولی کا یہ بھی ایک رکن اعلیٰ ہے۔ ہندوستان ہی میں ایام طاعون میں خدا جانے کس کس قسم کی بیماری نے اپنا دورہ دورہ لگایا۔ مگر ساری بدنامی طاعون ہی کے سر رہی یہاں تک بس مرگ مفاجات کا نام طاعون رکھا گیا ہو ذرا کوئی شخص چلتے چلتے لڑھک گیا۔ اور ڈاکٹروں نے فتوا لگا دیا کہ یہ طاعون کا شکار ہے۔ آجکل امریکا میں شدت بخار کا اسقدر زور ہے کہ خاصا بھلا چنگا آدمی بے پوچھے پچھے لمبی تان کر ایسا سو جاتا ہے کہ قیامت تک اور جینے کا نام نہیں لیتا۔ اب بھلا فرمائیے اسکے آگے طاعون کی بھی کیا حقیقت ہے۔ سانپ کا کاٹا بچے بچے کا ذرا سا لوٹ پوٹ کر پھر بھلا چنگا ہو جائیگا۔ طاعون کا شکار موت کے اژدہے سے بچ نکلے مگر مقیاس الحرارت کا حد ضرورت سے زیادہ بڑھ جانا تو بس قیامت ہی کا نقشہ پیش کر دیتا ہے۔ اسکا علاج ہی کسی ڈاکٹر کی سمجھ میں نہیں آتا۔ اور سمجھ میں آئے تو کیونکر صورت ہی نہیں آتی مہلت ہی تو نہیں کہ کسی مریض پر صفائی کا ہاتھ پھیریں۔ امید کہ مریضوں کا لیبر کے ذریعہ سے ملاحظہ کرنیکے بعد معالجوں کا تجربہ حاصل کریں۔ یوں تو بیچارے سعدی فرما چکے ہیں کہ ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری۔ مگر امریکا والوں کے حق میں تو سورج بجائے لطف و رحمت کے بجائے قہر و غضب کا کام دیتا ہے۔ چہرے کی رنگت ایسی ہوتی ہے جیسے کسی نے دالچینی وارنش پھیر دیا ہو۔ ہر جو کبھی ضرورت سے زیادہ آپنے اپنی تیزی کے جوہر دکھانے تو بس خاتمہ ہی کر ڈالا۔ چنانچہ ۹ جولائی کا تار مظہر ہے کہ پچھلے ہفتہ نیویارک میں شدت گرمی کے باعث ۹۰۰ اموات ہوئیں۔ پہلے تو کبھی شدت گرما کا اسقدر زور نہ تھا مگر جوں جوں قیامت ...

واہ ری اسلامی جوش

ضیاء الملۃ والدین امیر عبدالرحمن خان صاحب کو بھی جو بات سوجھتی ہے نئی ہی سوجھتی ہے۔ پچھلے دنوں حضور نے اعلیحضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ کے ساتھ جس دانائی اور ہوشیاری سے کام لیا وہ قابل تحسین ہے۔ سنگریزوں سے جواہر برآمد ہوتے ہیں۔ افغانستان کے تخت پر شاید آجتک کوئی ایسا بادشاہ نہ بیٹھا جسکو دنیا کی مہذب سلطنتیں عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہوں گی۔ بلکہ ہمیشہ افغانیوں پر جہالت اور وحشی پنے کا الزام لگایا جاتا ہے مگر افغانیوں میں ایسا شخص بھی نظر آتا ہے جسکی فراست و مدبری نے یورپ کی بڑی بڑی مدبر سلطنتوں کو حیران و ششدر کر رکھا ہے اور وہ انگلینڈ جیسی ایک سلطنت کے جھگڑے میں نہ آئی گورنمنٹ سے اپنی چالاکی کے ذریعہ روپیوں کے توڑے اینٹھ رہا ہے یہ شرف جناب امیر صاحب کابل کے سوا کسکو نصیب ہوا ہے۔ انھوں نے دیکھا کہ جبکہ اسلامی ستارہ پھر اوج اقبال پر چڑھ رہا ہے اور اعلیحضرت سلطان المعظم کے رعب جلال کی شان نے دنیا بھر کے دلوں پر ایسی دھاک بٹھا دی ہے کہ کسیکی مجال نہیں کہ مخالفت میں دم بھی مار سکے تو اس خیال سے سلسلۂ ارتباط و اتحاد کو جنبش دی کہ دو اسلامی بادشاہوں کی یکدلی یکجہتی آفتاب اسلام کو اور چمکا دیگی۔ اور پھر کسیکی کیا مجال کہ اسلامی سلطنت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ سکے۔ چونکہ اسلامی محبت کی سلسلہ جنبانی منظور تھی اسلیے امیر صاحب نے ایک مرصع طلائی مجلد قرآن شریف حضرت ظل اللہ کی خدمت میں روانہ کیا۔ وہاں کا کیا پوچھنا قدر دانوں کی باتیں آخر یوں ہی ہوتی ہیں۔ نوازش مشفقانہ سے اس مقدس تحفہ کو منظور فرمایا۔ اور بیحد خوشی کے اظہار کیلیے ہزار لاکھ؟ روپئے امیر صاحب کے نام روانہ فرمائے لیکن امیر صاحب کو جو بات سوجھی اور اسلامی کام میں جس جوش اور یکدلی سے مستعدی ظاہر کی وہ قابل قدر ہے آپ نے تم مذکور جلد طلبکر کے ...

ہم تو نہ مانیں گے

ڈچوں نے جو کچھ ہماری عالیشان گورنمنٹ کی شان میں گستاخی کی اور اسکے بر سر پرخاش ہو کر ہمارے ہزاروں قیمتی جانوں کو برباد کر دیا اسلیے جی تو یہی چاہتا ہے کہ ان کمبختوں کو عمر بھر کوستے رہیے لیکن انصاف کی پوچھیے تو جب انکی ہمت و شجاعت کے کارناموں پر نظر پڑتی ہے اور جب اسبات کا خیال آتا ہے کہ ایسی مسلط طاقتور سلطنت سے الجھکر میدان جنگ میں داد جوانمردی دی تو بیساختہ زبان سے یہی نکلتا ہے سو شکست و فتح نصیبوں سے ہے ولے اے میر مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا۔ اور اصل پوچھیے تو ڈچوں کے دل میں شجاعت کی یہ آگ پریسیڈنٹ کروگر ہی کی لگائی ہوئی ہے مسٹر کروگر کی گرمجوشی پیدا ہی نہ کرتی تو شاید ہماری ہزاروں عزیز جانیں یوں زمین دوز نہ ہوتیں۔ اور اپنی تو سپر جان دینے والوں کا خون ایسی بیقدری کے ساتھ پانی کیطرح نہ بہتا۔ اور اسکو خدا جانے برٹش گورنمنٹ سے کیا عداوت ہے کہ باوجودیکہ اب دیکھ رہا ہے کہ برٹش بہادروں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ انکا ہنر کے چھکے چھڑا رہا ہے۔ اور سارے ملک کے بچے بچے ڈچوں کی بھی اب کمر ہمت ٹوٹ گئی۔ اور بڑے بڑے جیلوں کے جو چلے پست ہو گئے۔ اور سب ہمارے بہادروں کی تیغ براں کے متحمل ہو کر الامان الامان کی صدا بلند کر رہے ہیں۔ مگر وہ ہے کہ اپنی ضد سے باز نہیں آتا۔ لارڈ کچنر نے ابتداً گورنمنٹ ہالینڈ ایک پیغام بھیجا تھا کہ اب جنرل بوتھا بھی راہ پر آ گیا ہے۔ صرف تمہاری رضامندی پر صلح کا دارومدار ہے۔ کروگر نے صاف جواب دیا کہ میں تو ہرگز نہ مانوں گا۔ جب ہم نے آزادی حاصل کرنے کے لیے اپنے ہزاروں بھائیوں کی قربانی چڑھائی۔ تو کیا بے نیل مرام اپنے ارادے سے ٹل جائیں گے۔ یہ ہرگز ممکن نہیں۔ صلح جبھی ہوگی۔ جب ہماری جانیں بھی آزادی کی بھینٹ چڑھ جائیں گی۔

پادریونکا گوشت

او عیسائی پادریو۔ تمہارے قدردان بھی دنیا مین موجود ہین۔ تم بہت چیختے چلاتے تھے کہ ہم عیسوی مذہب کی اشاعت مین جان و دل سے کوشش کر رہے ہین۔ زہد و اتقا کی سند حاصل کرنے کیلئے شادی کرنا ترک کر دیا۔ دنیا کی تمام نعمتون کو خود پر حرام کر دیا۔ مسیح کی قربانی کو اپنا ذریعۂ نجات جانکر ریاکاری کو غیر معیوب سمجھ لیا ہے گو لوگ ہنس کر تمہاری قدر ہی نہین کرتے۔ اگر سڑک پر کھڑے ہو کر وعظ کرتے ہین تو لونڈون کو خاصا کھلونا ہاتھ لگ جاتا ہے۔ مگر ہمارا مطلب کسیطرح پورا نہین ہوتا۔ اپنے مذہب کے دقیق مسائل کے پابندون کو طرح طرح کے سبز باغ دکھاتے ہین۔ حوران جنت کے حاصل ہونے کے قبل یہیں نازنینون کا وصال صرف اونکے آبائی دین کی قیمت لگائی ہے جب بھی وہ اسطرف رخ نہین کرتے۔ اونہین ہر طرح سمجھایا جاتا ہے کہ اس مذہب مین کسی قسم کی پابندی نہین۔ تمام گناہ پہلے ہی سے بخشے جا چکے ہین۔ مسیح کی قربانی ہمارے تمام جرائم و معاصی کا کفارہ ہونے کے لیے کافی ہے۔ مگر وہ ایک نہین سنتے۔

لیکن پادریون کو اب خوش ہونا چاہئے کہ اونکی مراد دل بر آئی۔ اون کے بھی قدردان خدا نے بہت سے پیدا کیے ہین مقام گانگا کے وحشیون نے انکی جو قدر کی ہے اس سے پادریون کو اپنی جانون کی قربانی کو آئندہ عیسائی نسلون کے گناہون کا کفارہ بنانے کا خاصا موقعہ ہاتھ لگ گیا ہے۔ مقام مذکور کے وحشیون نے عیسائی مشنریون کو قتل کیا۔ اور اونکا گوشت تبرک سمجھکر بے ڈکار ہضم کر گئے۔ چینیون کے مانند اونھون نے اس غرض سے پادریون کو نہین مارا کہ اون سے مذہبی خصومت تھی۔ بلکہ وہ یہ کہتے ہین کہ چونکہ پادری شراب نہین پیتے تمباکو کا استعمال نہین کرتے اس لیے اون کا گوشت دوسرے عیسائیون کی بہ نسبت بہت ہی مزیدار اور مقدس ہوتا ہے۔

آخر سزا مل گئی

برٹش گورنمنٹ کے عدل و انصاف نے تو واقعی رعایا کے دلون پر اپنا سکہ جما لیا ہے۔ کیسا ہی معزز اور متمول شخص ہو قانون کی خلاف ورزی کر کے انصاف کے پنجہ سے چھوٹ نہین سکتا۔ صرف چند خائن اور نمک حرام ماتحتون نے برٹش گورنمنٹ کو خواہ مخواہ بدنام کر دیا ہے۔ اور غریب رعایا اس وہم مین رہتی ہے کہ سلطنت کیطرف سے یہ مظالم روا رکھے جاتے ہین۔ بیچارے برٹش گورنمنٹ کا یہ انصاف ہے کہ غریبون کی کہین دادرسی ہی نہین ہوتی انگریز اور دیسی کے معاملہ مین قانون الگ ہی دھرا رہتا ہے اور بیچارا دیسی انگریز بہادر کے منہ آنے کے پاداش مین اپنا سا منہ لیکر رہجاتا ہے۔ اور انگریز بہادر مونچھو پر تاؤ دیتے ہین کہ کالے دیسی کی کیا ہستی ہے گوری چمڑی والون سے مقدمہ بازی کر کے سرخروئی حاصل کرین۔ اور غریب دیسی ایسی گہری چوٹ کھا کر درویش بجان درویش لیکر بزدون کی جان کو صبر کر بیٹھتے ہین۔ مگر کیا اسمین معدلت پرور برٹش گورنمنٹ کی کوئی تقصیر ہے ہرگز نہین۔ یہ صرف حکام ماتحت کی مفسدہ پردازی ہے اور چھوٹے چھوٹے اضلاع مین تو انگریزون کی تو بالی جرتی ہے سیاہ و سفید کا کوئی پرسان ہی نہین۔ انگریز تو انگریز دیسیون ہی کو جب فرانسی افسری ملجاتی ہے تو انگریز بہادرون سے تو ایسے ڈرتے ہین جیسے شیر سے لومڑی اور اپنے بھائی دیسیون کو کتے سے برا جانتے ہین۔ مگر دوسری طرف ہماری معدلت گستر گورنمنٹ کے عدل و انصاف کیطرف دیکھئے کہ ارل رسل ایک بیوی کی موجودگی مین دوسری شادی کرنے کے جرم مین گرفتار تھے۔ اونھون نے بہت بھی کوشش کی کہ اپنی خاندانی عزت کے ذریعہ رہائی حاصل کرین۔ مگر واہ رے انصاف کہ غربت و امارت کے فرق کو بر طرف ڈالدیا۔ ہوس آف لارڈز سے وہ تین ماہ قید کی سزایاب ہو گئے۔

ہندی مسلمانون کی عالی ہمتی

چندۂ حجاز ریلوے

نام	مقام	رقم	معرفت
عزیز الرحمن صاحب	کانپور	صہ	
فی سبیل اللہ	"	عہ	عزیز الرحمن صاحب
حفیظ اللہ خانصاحب	شاہجہانپور	صہ	
محمد فضل حسین خانصاحب زمیندار دولتپور	بلندشہر	عـہ ۱۷	
محمود علی خانصاحب ہیڈ کانسٹیبل تھانہ بارہ	گیا	سی	
محمد علی خانصاحب بریوی	"	ما	محمود علی خانصاحب
فتح خانصاحب محرر تھانہ بارہ	"	ہی	"
سید علی صاحب	" "	عہ	"
باقر خانصاحب	" "	عہ	"
شیخ محمد علی صاحب کانسٹیبل	" "	ہمر	"
شیخ وزیر علی صاحب	" "	ہمر	"
ضمیر خانصاحب	" "	ہمر	"
محمد رضا خانصاحب چوکیدار	" "	ہمر	"
محمد اکرم خانصاحب	" "	ہمر	"
مقصود سنگھ کانسٹیبل	" "	ہمر	"
سلطان محمد صاحب ریڈر	نہر جہلم شاہپور	۲/	
	میزان	للعہ ۳۲	
	رقم سابقہ	۱۹۵ / ۱۵	
	کل میزان	۲۸۳ / ۵	

نامرادہی رہے

یہ سچ ہے جب کسی کی قسمت پلٹا کھا جاتی ہے تو ہزاروں تدبیریں کیجیئے ایک بھی کارگر نہیں ہوتی۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ آجکل آسمان کو اخبار چین سے اسقدر بیر ہوگیا ہے کہ وہ لگاتار ستمگار ہے نہ کہ انھوں نے جیل کی راہ لی۔ گویا جیلخانے کو اپنا گھر بنا لیا ہے تاکہ آسمان کی صورت ہی نظر نہ آئے مگر بدقسمتی یہاں بھی انکا ساتھ نہیں چھوڑتی دنیا میں اگر کسی نے انسے رفاقت کی ہے تو بس اسی بدبختی نے خصوصاً انا پرشاد صوفی ایڈیٹر جامع العلوم کے ایسے بُرے دن آگئے ہیں کہ جیل کو بھی انسے ہمدردی ہوگئی ہے۔ اور اسکی یہی آرزو ہے کہ ہمیشہ ان کے قدموں سے میری زمین کو شرف حاصل رہے۔ اور غضب تو یہ ہے کہ ایسے بُرے وقت میں انکے عزیزوں نے بھی ساتھ چھوڑ دیا۔ اور اسوجہ سے انھیں اپنی کوششوں میں سخت ناکامی ہوئی۔ اپنے اخبار میں ایک گمنام چٹھی کے ذریعہ عبدالغفور صاحب ملہم کی نسبت لکھا تھا کہ اپنے اطوار درست کریں ورنہ کسی روز جان سے ہاتھ دھونا پڑیگا۔ اسپر انہیں دو سال بجرم لائبل اکیسال بجرم تخویف اور ایکہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ہوگئی تھی اپیل بہت کوشش کی مگر عجیب کون سنتا ہے قتان دردیش اپیل کیا تو بجائے چھوڑنے کے بجائے اسکے کہ سزا میں کچھ تخفیف کریں یہ اور بیمار کیا کہ ہمیں تعجب ہے کہ اس جرم کی ایسی قلیل سزا مستغیث نے فوراً سزا کیوں درخواست نہیں کی۔ وائے بدقسمتی بیچارے جہاں گئے ٹھوکریں ہی کھائیں اور اصل بات تو یہ ہے کہ جب اپنے ہی جان کے پیاسے ہو جائیں تو غیروں سے کیا امید ہو سکتی ہے انھوں نے ایک مسلمان سے شادی کیا کرلی کہ اپنے اعزا کی دشمنی مول لیا وہی انکی تمام کوششوں میں مخل ہوتے رہے۔ اب انکو زیادہ خوشی تو اپنی مسلمہ بیوی کا ہوکہ اسکی کیونکر گزراوقات ہوگی کیونکہ سارا جائداد وغیرہ بعوض جرمانہ ضبط ہو چکی ہو گیا کوئی دیا مسلمان ہیں؟

یورپ اور ہند

کہاں میں ویسی عیش پسند رئیس جن کے محلوں میں جوروں کا کوئی شمار ہی نہیں ہے۔ بقول شخصیکہ ایک پر بند نہیں لاکھ سے انکار نہیں جس سال میں دو ایک جوروں کی تعداد نہ بڑھی وہ سال ہی گویا حضور نواب صاحب کے حق میں نحس سمجھا جانے لگا۔ نواب صاحب اگر بیگمات کا خمیازہ اور ناز اٹھاتے اٹھاتے گھبرا کے نیم لب بھی ہو جائیں تو عزرائیل آ گرگئے کچھ ایسے پیچھے پڑے ہوئے ہیں کہ اس بات کا موقعہ ہی حضور نواب صاحب کو نہیں ملنے پاتا۔ اب سُنئے وہ عزرائیل گر گئے آسمانی انڈے کون ہیں وہ حضور کے مصاحبین ہیں کہ اگر اچانک کسی بات پر مرزا ہوکر نواب صاحب نے دنیا کے لہو و لعب سے بیزاری ظاہر کی ہی تو غضب ہو گیا۔ پاؤں تلے کی زمین نکلگئی کہ آپکی خیر ہے کیا اب ہم زعفرو متیجن اوڑانے کو کہاں سے لینگے اگر نواب صاحب کو خدا نے ذرا سی عقل دی اور کچھ غفلت دور ہوئی۔ تو ہر وظیفہ پر پانی پھر جائیگا۔ چہرہ پر خشکی اوڑنے لگیگی۔ کیونکہ خیریت سے نہ کوئی ہنر آتا ہے نہ کوئی کام ہو سکتا ہے۔ اگر نواب صاحب کی آنکھوں سے غفلت کے پردے دور ہوگئے تو یار لوگ تو مرہی جائینگے۔ یہ سُنتے ہی مصاحبین ہمہ تن گئیں کر دربار وغیرہ کا نہڑا چپوٹا منہ کے لیے کوئی تدبیر نکالو۔ ورنہ سب مزا کرکرا ہوا جاتا ہے نواب صاحب نفس نحس چیرون سے گھبرانے لگا دہ ہونا ہی چاہیے کیونکہ قرض بہت ہو گیا ہے۔ مہاجن نالش پر آمادہ ہیں۔ اگر انجام بینی کے خیال سے حضور کا ذرا بھی ہاتھ کوتاہ ہوا تو بھائی ہم تو ابھی ہی مر جائینگے۔ دوسرے دیکھی ہاں میں ہاں ملائی کہ یار بچتے تو بچتے کیونکر ہو۔ واقعی اگر نواب صاحب کو کچھ تشبیہ پیدا ہوا سو جھنے لگا۔ تو پھر ہم لوگ کہیں کے بھی نہ رہیں گے تیسرے صاحب بولے کہ یہ تو بتلاؤ کہ نواب صاحب کو بہکاتا کون ہے۔ جو تیسرے صاحب نے کہا کہ وہ روز صحبت میں رہتے ہو

اتنا ہی نہیں سمجھتے

ہاں وہ جو وکیل صاحب سے آتے ہیں نالش دعوی کرتے پاکر زہر ہو گلا کرتے ہیں۔ سب ادھر نہیں سے کہ کر توت میں یا تو انکا آنا چھڑائیے یا بالخصوص ٹال دینا چاہیئے مگر میری راے میں تو سب سے زیادہ یہ مناسب ہے کہ نواب صاحب کو بنا دینا چاہئے۔ ہاں یہی ٹھیک ہے۔ لو نواب صاحب بھی آگئے۔ نواب صاحب آئیے شیخ صاحب ہیں نہیں آئے۔ شیخ صاحب۔ خدا حضور کو سلامت رکھے غلام تو بہت دیر سے حاضر ہے۔ خداوند وہ جیل خانے کے استاد ملے تھے انسے معلوم ہوا کہ جیلی تو حضور کی ازحد مشتاق ہیں۔ دوسرے صاحب فرماتے ہیں کہ صاحب بڑی تواضع دار عورت ہے۔ ابھی ابھی کسی ریاست سے طلبی کا پیغام آیا مگر انہوں نے صاف جواب دیدیا کہ جبتک سرکار کے یہاں سے بخت حکم نہیں ملیگا کسی سو کچھ حامی نہیں بھر سکتی۔ نواب صاحب۔ ناحق وہ اپنا حرج کرتی ہیں میں نے انہیں کبھی کسی قسم کی امید نہیں دلائی جہاں اور کہیں چاہے شوق سے جائیں یہ کہنا ہی تھا کہ سبھوں کے چہرے پر مردنی چھاگئی۔ بمشکل تمام حواس جمع کر کے ایک صاحب نے فرمایا۔ خداوند حضور نے تو بیشک امید نہیں دلائی مگر ایسے سخی کے دربار سے کون امید نہ رکھے وہ بھی حضور کا نام سنکر آئی ہیں۔ بھلا یہ باتیں اب نواب صاحب کو کب بھاتیں انجام بینی کا موقعہ دینے لگی تھیں۔ سرکار بھی خوش ہوکر فرمانے لگے کہ ہمنے سنا ہے جیل کیسا لگاتی ہیں۔ مصاحب بولے سبحان اللہ۔ جواب نہیں رکھتیں اور حضور بلاتا تو انکا حصہ ہے۔ نواب صاحب نے فرمایا کہ اچھا آج مجرہ کا بندوبست کرو تو ناظرین اب ذرا یورپ میں طرز معاشرت کو بھی ملاحظہ فرمائیں۔ خاص لنڈن شریف میں ارل رسل صاحب نے ایک بیوی کے ہوتے ہوئے دوسری شادی کرلی۔ بیوی صاحبہ نے نالش دائر کی۔ بلند التحقیقات لارڈ موصوف نے ایک بیوی کے جیتے جیتے دوسری شادی کرنیکا اقرار کیا۔ اس جرم پر سہ ماہ قید بخت کی سزا یاب ہوئے۔ ہمارے یہاں کے عیاش رئیس ذرا اس مقدمہ کو پڑھ کر اپنی

غفلت کی بھی کھول ڈالیں۔

اُف ری بیرحمی

خدا جانے آجکل لوگون کا خون کیسا سفید ہوگیا ہے کہ لطف و رحم کی صفت اون کے دلون مین نام کو بھی باقی نہین رہی ہے بعضو نفسانی پرست لوگ تو ہی بیویون سے ایسے غلام ہوجاتے ہین کہ اپنی نازبردار بیوی کی بات رکھ لیتے ہین اگرچہ جہان زیر و زبر ہوجائے تو انہین کوئی پرواہ نہین۔ اونکو ایک نازبردار بیوی ہزارون جانین قربان کردینا ان کے نزدیک کچھ بڑی بات نہین ہے۔ ظالمون کو اگر خدا کا خوف نہین تو تعجب کی بات نہین کیونکہ ایسے بہت لوگ ہین جو حشر و نشر کے قائل ہی نہین۔ اور بعض دنیا پرست کا یہی مذہب ہے کہ اب تو آرام سے گذرتی ہے عاقبت کی خبر خدا جانے لیکن کمبختون کو عدالت کے سخت شکنجہ کا بھی اندیشہ نہین۔ اور غضب تو یہ ہے کہ برٹش جیسی عدل پرور سلطنت مین وہ اپنی جابرانہ حرکتون سے باز نہین آتے اور ذرا انہین عاقبت اندیشی کا خیال نہین کہ ہم قانون کے ہاتھون سے بچکر کہان بھاگ سکتے ہین۔ ہمارا قلم اس خبر کے لکھتے ہوئے خوف کے مارے کانپ اٹھتا کہ ستارہ مین ایک ظالم عاملنے اپنی بیوی کی صحت کے واسطے اپنی خالہ کے پیارے بھتیجے کی قربانی کی۔ صرف جادوگر کی بات سنکر اسنے اسقدر اندھا کردیا کہ اپنے بھائی کے لخت جگر کو اپنے ہی ہاتھون ذبح کرنے مین ذرا بھی پس و پیش نہین کیا۔ اسکی مریضہ بیوی کو جب کسی علاج سے صحت نہین ہوئی تو کسی بیرحم نے یہ صلاح دی کہ اگر معصوم بچہ کی قربانی کیجائے تو اسے صحت حاصل ہوگی۔ اس کمبخت کی آنکھون مین دنیا تاریک ہوگئی تھی۔ یہ بھی نہ سوچا کہ عنقریب موہری اسیر کیسی عزیز جان کا خون اپنے سر لیتا ہے بچہ کی آہ و زاری اور التجاؤن نے اس سنگدل پر ذرا بھی اثر نہین کیا۔ اسنے آخر چھری پھیر ہی دی۔ بیچارہ خون میں رنگ گیا۔ آخر عدالت شکنجہ نے اسکو بھی اسکی بیوی کی بھینٹ چڑھانے کا حکم دیا اور دنیا مین بھی پھانسی کی سزا بحال ہی۔

واہ ری استقلال

ذروکی ہمت و استقلال کی تو ہم بھی داد دیتے ہین لیکن برٹش گورنمنٹ نے جب انہون نے چھیڑ خانی کی تو ہم یہ سمجھتے تھے کہ جہالت کا جوش ہے دو ہی تین روز مین فرو ہوجائیگا اور برٹش کی اُلجھنے کی سزا ملیگی تو خود بخود سیدھے ہو جائینگے۔ اور بہادری کا سارا گھمنڈ ناک کے رستے جھڑ جائیگا اسلئے کہ یونان کی نظیر ہماری آنکھون کے سامنے تھی ہی اور ترکی شیر کے چھیڑنے کا جو مزہ اُسنے چکھا وہ اظہر من الشمس ہے۔ لیکن بہادر ذروکو بزدل یونانیون پر قیاس کرنے مین ہمنے بڑی غلطی کی تھی۔ انہون نے اپنے استقلال سے ثابت کردیا کہ ہمارا خبط ایسا نہین ہے جو قبر تک ساتھ نہ دیگا۔ اور اپنی آزادی کا خیال جبھی چھوڑینگے جب قبر کے گوشہ مین میٹھی نیند سو کر دنیا و مافیہا کے تفکرات سے سبکدوش ہونگے۔ ہم دیکھتے ہین کہ ہمارے بہادر ذرون نے انکا بھرکس نکالدیا بلکہ پیر بھی عدم آباد پہنچائی جارہی ہین۔ ہزارون ہماری قید مین پڑکر زندہ در گور ہوچکے ہین لیکن ابتک انکے سر سے آزادی کا جن اترا نہین ہے۔ ابتک وہی دم خم باقی ہے جو ابتدا جنگ مین تھا۔ متواتر ناکامیون کے بعد بھی انکا سینہ مقصد وری کی امیدون سے اسیطرح بھرا ہوا ہے جیسا پہلے تھا۔ کروگر کو دیکھیے کہ وہ الگ ہی اپنی تدبیرون مین لگا ہوا ہے۔ سکو جھیلے ہین کہ اپنے گروہ کے قدم بقدم چلنے سے پہلو تہی نہین کرتے۔ اور برٹش گورنمنٹ کو نہین بھاتا ہے پرر کھا ہے کہ ہم کروگر کو صلح پر آمادہ کررہے ہین۔ اور امید ہے کہ وہ عنقریب مان جائیگا لیکن انہین کیا کم کرتے اگر جب سابق پر زور دیتے ہین کہ اب ہم حالت شرع پر پہنچیگے ہین صلح کرنا بہت مناسب ہے تو یہ بڑی بزدلی کا الزام لگاتے ہین۔ اسی کروگر انسوال کے سرداروں کی شنید سے درخواست کی کہ انکا میابی کی امید نہین رہی تو بہت جگر پر ہو لیکن انکا ابتک قدم ہٹا ہے اور نہین گیا ہے یورپ کی بیکسان ہمدردی۔

یہ بھی ایک چال ہے

امیر صاحب کابل برٹش گورنمنٹ سے بچنے اینٹھنے کی ایسی ایسی نئی چالین چلتے ہین کہ مدبران انگلستان بھی دنگ ہوجاتے ہین۔ اور انسے امیر صاحب موصوف کے راضی کرلینے کی سوائے اور کوئی بات نہین بن پڑتی۔ امیر صاحب آپکے مدت سے اس فکر مین لگے رہتے ہین کہ صرف جسمی قوت سے موجودہ زمانہ مین کام نہین چلسکتا۔ مدعوان دار توپون کے آگے قوت بازو اور تیغ براں کی کاٹ کوئی حیثیت نہین رکھتی اسلئے کسی صورت سے اپنے ملک نہین توپون کی بہار کر دیکھا ہے۔ اس ارادہ مین انہین کامیابی کی امید بہت مشکل ہے ہوسکتی تھی کیونکہ نہ انکے پاس اتنی دولت تھی کہ یورپ سے بیش قیمت توپین منگوا لیتے اور نہ افغانستان مین کوئی ایسا کارخانہ تھا کہ وہان توپین ڈھالی جاتین لیکن ان کی مہربی اور سیدا منزی نے انہین بہت بڑی مدد دی اور بہر بھانسا بھی ایسی گورنمنٹ کو جسکی ایک کوڑی غیر شخص کے پاس نہین جاسکتی اور جسکی جابجا زبیل کا تمام زمانہ رو ڈالتے ہوئے ہے ہمیشہ انکے ایک خبر روس کے متعلق اوڑاتے ہے کبھی لکھا کہ روس ہماری سرحد کے بہت قریب آگئے ہین ہمارے پاس اسقدر سامان نہین ہے کہ انسے مقابلہ کیا جائے اور نہ اتنا روپیہ ہے کہ سپاہ نہ کرتے ولاکر میدان جنگ مین اپنی شجاعت کے جوہر دکھانے پر آمادہ کیا جائے۔ اب اگر برٹش گورنمنٹ توپون اور روپئے سے ہماری مدد کرے تو ہم اسکی حمایت مین جان پیکر روس کا مقابلہ کرینگے۔ مدبران روس کے لئے ہندوستان کا رستہ کھلا ہوا ہے یہ چال ایسی بادون تولہ پاؤ رتی تھی کہ مدبران انگلستان کی عقل بھی گھاس چرنے لگی ہے۔ اور افغانستان کا خزانہ روپیون سے اور میگزین توپون سے مالامال ہوگیا۔ اب امیر صاحب نے بڑی افسوس کیساتھ یہ ظاہر کیا ہے کہ روس کا اقتدار افغانستان مین اسقدر بڑھا ہوا ہے کہ وہ طاقت مین اسکا مقابلہ کر ہی تاب نہین رکھتا۔ برٹش گورنمنٹ کو یہ خبر

ہمارا حق مین مفید ہوسکتی — علاوہ ازین دستانی آزادی کی تو بڑی فکر ہے اور سیر کی ہتک عزت مین ہی ہے تب نہین ہوسکتا جسکے

مومن کی آشنائی

مولوی صاحب کی ہمدردی

مائی ڈیر مسٹر جہاد ر تسلیم - یار ہے - یہ زمانہ بھی عجب مزیدار ہے جسطرف نظر اٹھا کر دیکھیے ہمدرد قوم نظر آتا ہے - بیدھر رخ کیجیے خیرخواہ اسلام ہی دکھائی دے رہا ہے - کیا رسالہ کیا اخبار کیا خط کیا لکچر سب کو انہیں مضمون سے معمور اور صفحہ کا صفحہ سیاہ پاتے ہیں بلکہ ہر خاص و عام کے دل میں ہمدردی کا خیال پیدا ہوتے اور ہر شہر و قصبہ میں تعلیم و فلاح قوم کے لیے مدارس کالج انجمن کے قایم ہونے سے امید بندھتی ہے کہ اب مسلمان خواب غفلت سے چونک کر ضرور ترقی کرینگے مگر غور کرنے سے بادی النظر میں دیکھا جاتا ہے کہ اکثر قوم کے اسلام کے بولے (آنکھ سے نہیں) زبان سے ہو نیرا حضرات بہت ہیں - مگر جا ہے کہ خود وہاں لوگ انکا اسپر عمل پیرا یا عمل طریقہ سے اسکو برتتے ہوں ہرگز نہیں بلکہ بہت سے حضرات تو اس قسم کی جانچ پڑتال میں آئینگے کہ جنکو صرف نام وری اور شہرت منظور ہے اور جسکو رزق کا ٹھیکرا بنا رکھا ہے ہمدردی کے پیرایہ میں خوب خوب مزے اڑاتے ہیں - لیکن ہاں بعض انہیں بقول حضرت شیخ سعدی سہ نہ ہر زن زن است نہ ہر مرد مرد خدا پنج انگشت یکسان نکرد - فلاتی سچے ہمدرد قوم و بہی خواہ اسلام ہوتے ہیں کہ ان کو ہر وقت ہر آن بہبودی قوم مدنظر رہتی ہے - اور تباہ و برباد و خستہ حال قوم کی جہاں تک ہو سکتی ہے ترقی کا اسطرح خیال رکھتے ہیں جس طرح جان نثار قوم مولوی شبلی الحسن صاحب کو آپکو ہمیشہ اپنی قوم کی ترقی کا خیال لگا رہتا ہی بلکہ امروز فردا میں مشہور و معززین شہر ایک اسلامی مدرسہ کہ جس میں غریب غریب لڑکے اور رہتے تھے سیکے جو ظالم طاعون کے ہاتھوں یتیم برباد خانہ خراب ہو گئے ہیں - اور بمصداق ہنگے ناتھ نہ پیچھے پگھا - دربدر مارے پھرتے اور بھوک کی شدت سے کبھی دل پھاڑ پھاڑ کر کبھی فریاد کرتے ہیں - تعلیم و پرورش پائینگے - خدا کا شکر کہ خاص خاص حضرات آپکے متفق از ہو گئے - اور چندہ بھی دینا شروع کر دیا - حتی کہ رئیس اعظم حاتم صفت جناب مولوی شیخ محمد سعید صاحب مختار نے ایک سو پچیس چہرہ شاہی دینے کا وعدہ فرما دیا -

ماشاء اللہ فیاضی اسکا نام ہے - ہمدردی اسے کہتے ہیں - کاش دیگر روسا بھی فیاضی کر رہے تو کیا اچھا ہوتا - تحویل میں ہزار پانسو روپے ہو جاتے جو وقت بے وقت کام آتے - اور مدرسہ بھی خاص خلاصہ لیس کر دیا جاتا - ہاں جہاں تک خیال کیا جاتا ہے اور سنا بھی گیا ہے - اگر مدرسہ سرپرستی میں جناب مختار صاحب ممدوح کے دیا گیا - تو سمجھ لیجیے کہ اگر سال میں ایک دفعہ بھی جوش فیاضی کی طغیانی اونکے دل دریا میں اوبال کھا جایا کرے گی تو پھر مدرسہ محتاج و دست نگر دوسروں کا نہ رہیگا بلکہ ہمیشہ پھولتا پھلتا رہیگا - اور کیونکہ اس زمانہ کی حالت سے اگر خیال ہو نیکا احتمال بھی ہو کہ قیمت زر چندہ کی جمع کثیر ہونے پر بعض سرپرستان مدرسہ والوں کیطرح ایسا ہڑپ نہ جائیں کہ ڈکار تک نہ لیں آپکے مقابلہ میں ہرگز ایسا خیال نہ ہوگا اور جناب محرک بانی مدرسہ کہ سچا ہمدرد قوم کا مطلب کہے جاتا کوئی کم رتبہ نہیں بلکہ جسقدر فخر اور کسی لئے جانثاری کریں تھوڑا ہے - اور بمصداق اس کے ع دو دل یک شود بشکند کوہ را - اسطرف مختار صاحب فیاض کی سرپرستی - مدد سالی ز جہ مولوی صاحب کا معتقدوں کی طرف اشارہ - نصف چندہ اس مدرسہ کے بقا کے لیے کافی ہوگا - اور اگر وقتی یہ انتظام اس سلسلہ سے باضابطہ طور پر منسلک ہو جائے تو آنجناب بھی اپنے بھائی مسلمانوں کی خدمت میں گزارش کرتے ہیں کہ اس کار خیر میں جس سے جہاں تک ہو سکے دامے درمے قدمے سخنے مدد کریں - اور جان و دل سے اسکی ترقی کے لیے کوشش کریں - اور آنجناب نے تو تصنیف کرکے یہ پہلے ہی سنا دیا ہے سہ ہمدرد قوم کوئی تونگر نہیں رہا ہے بھی تو سو رہا ہے وہ فکر خطاب میں ؛

دیکھئے حضرت مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ دین کا ستون ہے خیرخواہی کرنا کل کی اور مسلمان مسلمان کے لیے مانند مکان کے ہے کہ تقویت دیتا ہے - بعض اوسکا بعض کو - اور خبرگیران یتیم کا کہ وہ اپنا ہو یا غیر کا شامل ہوگا میرے جنت میں - اور اسکا انعام کا باقیات صالحات سے ہے -

خاکسار

محمد علیخان چھبیرودی از دانا پور

افسوس

زمانہ کمترین آمد ز مردان مروت می گشتند
مروت مرد - غیرت رفت بیشرمی تولد شد

مسدس موسوم بہ شکوہ روزگار از طبع کمترین ہیچکار بیتنے جالاک دہلوی استخلص بہ بیخود

الم رنج و تعب محنت و مصیبت آ	ذرہ کی آخر کو پرواہ سامنے تا
... کے یہاں ہجوم شیخ خدا	بزم بکات زلفہ کو ہر قوم جدا

صفحہ کا غذ کو نیا تختہ گلزار ارم
ادر لفظوں کو گلزار شاہ صفی سے تمام

طبع رنگین کی خیالات کو جگا ایکبار	ایک سچی حکایت کی دکھا سکو بہار
اسی رنگ زمانہ کا جو بدلا ایکبار	بھائی وہ حیا میں ہوئی اگر ن خوار

یہ لگی کہنے حیا میں ہوں شرافت کا گہر
دولت و ثروت و منصب یہ سب میرا اثر

جسکے میں پاس ہوں وہ خلق میں نام مشہور	میرا مراد ہو عزت کہ خدا نے مہر
میں نہیں ہرگز تو خاکی میں کا غرور	میں ہوں تخلی جو بنا عزت نہیں مرد

میں ہی سکتا ہوں نہ دی شرافت کے بن
میں ہی اک شجر ثمر دار نجابت کے ہوں
مجھسے سب نام تہور کا جہاں میں روشن — مجھسے ہی نخل دلیری ہے یہیں پر جوبن
سب کو محتاج ہیں درویش و غنی شاہ و گدا — سب کے منظور فقیری میں بھی ہی پر جوبن
کون دل ہے جسے خواہش نہیں میری و فراغ
میں ہی ہوں تاج شہنشاہ کی سب جلوہ و تاب
مال و زر جان فدا کرتا ہیں میرے کارن — جو جلا ہیں وہی منظور ہیں بنا کر چلن
میں چلی جاؤں تو لگجاتا ہی حرمت کو گہن — جس کے میں پاس نہیں دو کوڑی بھی نہیں
دین ایمان کا ہی نام میرے ہو سے
ننگ و ناموس کو ہے کام میرے ہو سے
میری ہستی سے خلائق ہوئی ہی نام بلند — عہد و اقرار کا ہونا ہی کرشمہ میرا
گو نمودار ہی زمانہ میں ہی میرا ڈنکا — فرق انسان اور حیوان میں ہے مجھ سے
اشرف الخلق ہی انسان کو بنایا میں نے
سر پہ نیکی کا اسے شوق لگایا میں نے
جس کو کہتے ہیں شرافت وہ اثر ہے میرا — جس کو کہتے ہیں نجابت وہ گہر ہے میرا
قوم و عہد قوم کا ہونا یہ ثمر ہے میرا — کنز مخفی جسے کہتے ہیں وہ گہر میرا ہے
میں کسوٹی ہوں کہ کھوٹا کھرا دکھا دیتی ہوں
میں اجلاف سے اشراف بنا دیتی ہوں
ہر سے ہمسایہ سی ہیں ہمدردی — دوست میرے ہیں سب ہی جرأت و ہمت
چاہتے ہیں جو سب زور فراست — میرے خواہاں ہیں سب ہی شرافت و نخوت
یا پہ نیکی میں مجھکو وہ کہا کرتے ہیں
مال و زر تیج کے مجھے دل سے پیا کرتے ہیں
کہکے یہ بات حیا ہو گئی چپ آخر کار — بیحیائی بولی کہ سن کے سخن بکس ہار
تو بھی اہل ستم پیشہ جفا کار ہے — تو نے مغرور بہت سا کیا لاکھوں کو
خاک میں تونے جوان سیکڑوں ملوائے ہیں
تو نے یوسف سے حسین قید میں ستوائے ہیں
جان اک مال ہزاروں کا گیا جو رہا — تو نے دنیا میں ہزاروں کو یہ کسی کے
تیری پیوند سیہ ہو رہا ہر کوئی — جس نے رہتا ہر عالم میں باعشرت
جس کسی تجھ سے بچا ہے وہ دل شاد رہا
جس نے ہو یاد کیا مجھکو وہ آباد رہا
آجکل در ہی بیکسی زمانہ میں ہی — مال و زر دیکھے سب ہی پہ جان نثار

دولت و جاہ و حشم سب پہ بڑا ہے میں ہی — سلطنت بکمہ میری سار و زمانہ میں ہی
کونسی بستی ہے جس میں نہیں جلوہ میرا
کونسا دل ہے کہ جو مجھ کو نہیں سودا میرا
سب کی الفت میں ہوں میں نے پائی — تو ہی نا اہل تیرے ملنے کا افسوس ہے دل
میری اولاد ہیں سب مفلس و مسکین — کیا کہوں تجھ کو کہ بکا ہے ترا فقر کا دل
جو ملا مجھسے وہ آباد ہمیشہ شاد ہوا
سب زمانہ کے فکر سے وہ آزاد ہوا
آجکل جس نے کہ جامہ میرا پہنا دیکھا — مجھکو بیحیا و بے کرتی اک بکی ہر
دیکھئے آج جدا ہو کے مرا عاشق زار — جامہ میرا سا تو کیا لاوڑ جو مجھکو
سیکڑوں طعن لاکھوں گواہ آج سنا دوں تجکو
لفظ دلداروں کی جل سیر کرا دوں تجکو
وہ کہ ہر شہر میں مشغول ہیں رقص — ایک جگہ جلسہ رندان جو جمع ہوا دیکھو نظر
سارنگی میں جہاں تان اڑاتا ہی — دوسرا تہا وہ کہ چلا گیا کہ سب کے گھر
تالیاں بجتی ہیں ہر ایک طرف شور دھن سے
دم کو کسنا کبھی ہی ناچنا تہا وردن سے
کوئی بنتا کوئی مست با حکمی جھوم — کوئی اور کوئی خر کوئی زناکار
کوئی جھکا تہا مگر جام ہے منہ پہ جھکتا — کوئی بتے بیچ سے تیر کر پھاڑ ان
کوئی کہتا تہا کہ بتوں سے پرستش باب
کوئی کہتا تہا دل زمین ہے ہم کو کمخواب
کوئی قرآن کو کہتا تہا بڑا جھوٹ — کوئی کہتا تہا صفت لکا فرشتہ کہ
ہے خدا کی ہی سارا یہ سب ہیچ — جو رسالت کہ ہیں ...
کرتے گستاخی کے ہم سوت کے مستانہ ہیں
جو ہیں تقدیر کے قائل وہ ہی دیوانہ ہیں
الغرض وہ دن بیحیا کہا اسلام — اور دو رونوں کے ...
نیچری ہو گئی حیا کر تسلی و نماز — تو نے دنیا میں ہزاروں کو بنایا ...
بیحیائی سے رہا جو وہ ہی آباد رہا
جلسہ سب بولے وہ تہا آباد ہوا شاد رہا
جب حیا دار تہی ہم ... — بیحیا جب سے لینے لگے ...
جہاں آباد و ... — مفلسی میں ...
سچ تو یوں ہے کہ حیا خاک میں ملوائی ہے
اور ہر سیکڑوں کو ... کیسو ائی ہے

ہم ہیں حیرت میں تو دولت ہی ہماری — قرض جیل فریب دالی سا اپنا ہی
مفلسی کو ... — بیحیا بنکے سنا جو ہیں ...
گر حیادار جو ہوتے تو روٹی پاتے
خون دل پیتے ہیں لخت جگر کو کہاتے
بیحیائی کی غرض مجھکو ہو گئی ... — اور حیا سے کہا ہٹ جا تو ...
بیحیائی میں ہمیشہ رہی ہم بسر کر — مجھکو اس جا میں ہر وقت ...
جو حیادار ہیں ان بات وہ گھبراتے ہیں
بیحیا ہے جو ہیں مفت یونہی کہا تے ہیں

(قول مصنف)

الغرض حال زمانہ کا نہایت ہے خراب — با حیا آج زمانہ میں ہیں مثل نایاب
ہے گلستان حیا خشک ہوا جاتا ہے — بیحیائی کا عجب زور سے آیا سیلاب
نہ حیا ہے نہ وفا ہے نہ شرافت کا ہے زور
بیحیائی کا ہر ایک سمت سے ہے شور و شور
قوم کا تو شریفوں کی کیا ہی ہوا — رنڈی بازی کو بکھیروں نے بنایا پیشہ
بہت ہو جیسے ... — نام پردادا کا ڈوبے ...
ننگ ہے اونچ اہل شرافت کے گہرانہ والا
تف پہ لعنت ہے امارت کے گہرانہ والا
کیا اسے سکتے ہیں عزت کا ... — جیلخانہ جسے کہتی ہیں وہ گھر ...
بیحیا ہو گئیں ... — جعلسازی جسے کہتے ہیں ...
جعلسازی وہ کہ چور بے وفیوں کو چھوڑ
قوم سے ارسعیدات ذرا کو تو چھوڑ
ہے ... شریف ... — جیلخانہ میں عجب ...
بیٹیاں جاویں ... — آخر تو خاک میں جا یہ ...
بیٹیاں رات کو ہوا کے پھریں خوش و شاد
تھیٹروں میں سب جیسے پھرتے ہیں خراب زیاد
جو تھی ... شرافت کا ... — جو تہا اشراف وہ بستی کا ... جوہر
نہ شرافت نہ لیاقت ہی ... — قوم گو ہو ...
شرم کا ابتو چلن ہائے زمانہ میں نہیں
اور عزت کا گہر اپنے خزانہ میں نہیں
سچ تو یوں ہے کہ زمانہ ہی ... — نہ لیاقت ہے ...
... — یہ شہر مجلس کا ...

جب عشق صف ہی ہوں خوش دست ہی سہانا

اور آفت میں پڑے نہ پھر ملعون کی جان

ہے زمانہ کا عجب رنگ نرالا سا نشان | تیغ سازنگی کا گر جین ہی تیر و کمان
بوم ہے لقمہ سر اطلسین میں نار نشان | اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالان

طوق زرین ہمہ در گردن خر مے بینم

چالاک و طرار سیاحانہ نگار - از ریاست رامپور رود بکینڈ

چھیڑ خوبان سے چلی جائے اسد
نہ سہی وصل تو حسرت ہی سہی

شاعروں کے گرو گھنٹال الم غلم جا بجا برتال میان میان پنچ سلامت - اخاہ آپ ہیں نہیں جناب آپ کے ... فرمائیے رات کو تو خوب گلچھرے اڑے ہونگے بی گوہر النساء صاحبہ کے خنجر عشق سے تو آپ ہی ذبح اور قتیل ہیں نا کیوں جناب سر نہ کھجائیے ذرا گردن تو اٹھائیے یہ کیا ابھی تو پو رہے پھٹ بھی نہیں کی اور آپ کا یہ حال شعر

ہم اغیار کا ظاہر جاتا نکھر ہو مہرباں آپ کی حفظ مرتبہ آنکھ نہیں

ہاں ہاں اب دماغ شریف کے پیچوں پنچ کے اوسط درجہ کے ورے کچا میں آیا لگتا ہے رون رون کی صدا اور اور جلسے کی تیاب اور کسپکے مزاج وار لگنے کی خبریں صداؤں نے دست بنا دیا ہوگا کیوں بھیا اب ہم سے بھی اکھڑنے لگے ہم اڑتی چڑیا کے پر پہچانیں اور آپ ہمیں سے تمسخر کرنے لگے بس خیر اسی میں ہے کہ کان دبا اور دم ہلاتے جب چاپ چلے جائیے ورنہ ...... ہوگی اور آپ کا .. ہم تو ابتک ایک مضمون کی فکر میں عالم بالا کی سیر کر رہے تھے اور آپ و غل پر متوالا دبک رہے ہیں کر رنج میں خلل لگانے اگر اپنی جان کی خیر چاہتے ہو تو آئندہ سے دولت خانہ پر نہ آیا کیجئے - اچھا یہ بات یاد رکھیے گا

سبھی گے بندہ یہ جاوہ جا نظر سے غائب -

اسیر تجھ کو عہد شباب کرکے مجھے
کہاں چلا گیا کمبخت خراب کرکے مجھے

جناب خستہ تسیر ابن سی

نام منظور ہے تو فیض کے اسباب بنا
پل بنا چاہ بنا مسجد و تالاب بنا

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ کوئی حاتم کی سخاوت سے اپنا نام پیدا کرتا ہے اور کوئی لقمان بلکہ الدال علی الخیر کفاعلہ کا مصداق بنتا ہے اور کوئی اپنی نیک نیتی اوصاف باطنی کے باعث مشہور ہو جاتا ہے - کوئی مسافرخانہ کوئی ہسپتال وغیرہ وغیرہ بناکے اپنی یادگار اس جہان گذران میں چھوڑ جاتا ہے اور کسی نے ایسی ہی بڑی نامآوری کی اپنی تصویر سنگی یا آہنی کسی ایسے مقام پر نصب کرائی کہ جہاں آتے جاتے راہگیروں کی نظر پڑے - اسیطرح کسی کے پر زور قلم جادو رقم کی وہ دھاک بیٹھی ہوئی ہے کہ اوسکے تصانیف سالہا سال مصنف کا نام صفحہ ہستی پر قائم رکھینگی اور کیسا ہی دولتمند ہو مگر اوسکے فرمضامین کے آگے کچھ اسکی مال و دولت کی حقیقت نہیں - الغرض اپنی اپنی نامآوری کی دھن میں ہر کس بقدر خواہش خیلے دارد کا مصداق ہے - ہمارے ناظرین باتمکین مصر کے پیرامڈ سے ضرور واقف ہو گئے - یہ کسوقت اور کب بنائی گئی کسیکو اسکی کچھ خبر نہیں مگر اندازہ سے اتنا پتا ضرور لگتا ہے کہ کم سے کم اس عمارت کو سادھے تین ہزار سال ہو چکے سا منے ہندوستان جنت نشان میں بھی بہت سی ایسی یادگاریں ہیں جو صانع کا پتہ اور نشان بقول عرفی شیرازی سے

رہی ہیں ؎

از نقش و نگار در و دیوار شکستہ
آثار پدید است صنادید عجم را

اگر راجاؤں کی بڑی بڑی یادگاریں دیکھیئے گا تو بس یہی کہ ان کے دیوتاؤں کی تصویریں ہی تصویریں ہیں مگر ہمارے غازیان اسلام نے جو اس شہر میں گذرے ہیں بڑے بڑے منارے مقبرے اور عالیشان عمارتیں بنوائی ہیں اب تک وہ ایسی شان و شوکت سے کھڑی ہیں کہ گویا ابھی حال ہی کی بنی ہوئی ہیں اور آجتک کسی راجہ وغیرہ نے نہیں بنوائیں - مثلاً بیجاپور میں ابراہیم عادل شاہ کی مسجد گول گنبد کا قصہ اور اورنگ آباد کی موکوروبہ نامی مسجد یہ سب بادشاہان اسلام کی یادگاریں ہیں - ہندوستان میں ایسا کونسا شخص ہے جو آگرہ کے تاج محل سے نہیں واقف ہے شہر سے ڈیڑھ کوس کے فاصلہ پر جمنا ندی کے پچھم طرف یہ تاج محل کھڑا ہے - (باقی آئندہ)

ایک سیاح

سوختہ بخت برق انا ہی کو بتگلی

لڑ گئی! لڑ گئی! لڑ گئی

بچوں کو سر پنچ مسٹر پنچ ڈیر پنچ میاں پنچ بہادر صاحب دام ظرافتہ - تسلیمات کے بنڈل اور کورنش پیش رسال کرتا ہوں مگر یہ تو کہئے کہ آج حواس باختہ اُلو کی دم فاختہ منہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت بوکھلائے ہوئے سے کیوں ہو اجی حضرت بس رحم کیجئے پوچھیئے گا اس بوکھلاہٹ اجگھراہٹ کو پوچھئے واہ بھئی واہ اندنوں آپ کے مزاج ہی کسی معشوق حسین کے مزاج کیطرح نہیں ملتے ایک تو عرصہ دراز کے بعد آپ کے درشن نصیب ہوئے اور اسپر جو

مزاج پرسی کی ٹہری تو لگے ڈانٹ بتانے اچھا اچھا جلدی سے ظاہر ہو جیسے سنئے لڑ گئی لڑ گئی لڑ گئی ارے بھی کیا کہیں ریل سے ریل ٹکر کھا گئی اور لڑ گئی واہ واہ جناب واہ آپ کی عقل کا انجن بھی ماشاءاللہ بہت ہی تیز کرتے ہوئے بہت دور نکل گیا لیجئے کان لگا کر سنئے کہ واہ لڑ گئی لڑ گئی لڑ گئی ارے بندہ خدا کچھ صاف صاف بتا کر کیا لڑ گئی اجی جناب یہی تو غضب ہے کہ صاف صاف بتانے کی نہیں ہے اچھا اچھا سمجھے۔ دو سوا پانچ دمڑی کی مٹھائی کھلاؤ تو کہیں واہ یہ بھی ایک ہی رہی ہاں نہ ماں میں تیرا مہمان ہمیں بھجوائیں اور ہمیں سے مٹھائی مانگو۔ جناب حلوا خوردن را روئے باید۔ بس جلدی سے بتاؤ کہ لڑ گئی لڑ گئی لڑ گئی ہاں ہاں سنئے کسی زمین طبیعت لڑ گئی اب جلدی سے کچھ اپنا نیا کلام سناؤ حضرت ذرا عقل کے ناخن لیجئے یہ بھی کوئی بات ہے اے جناب ٹہرئے مشہور ہو کر سخندانی غواص بحر معانی خدا کے فضل سے کیسی ہی زمین سنگلاخ کیوں نہ ہو مگر پانی ہی کر کے چھوڑا چھوڑا اچھا لیجئے ہم خود ہی بتا دیتے ہیں ناحق تم بھی پریشان ہوتے ہو اور ہم بھی سنئے ایک معشوق پریزاد سے آنکھ لڑ گئی آیا کچھ سمجھ میں۔

سنبھالا ہوش تو مرنے لگے حسینوں پر
ہمیں تو موت ہی آئی شباب کے بدلے

کشتہ ناز ذبیح از بمبئی

گزارش ضروری بحالت مجبوری

بعض ناتحقیق نامہ نگاروں نے رجال الغیب بنکر اخبار بمبئی پنچ بہادر وغیرہ اخبار میں ہمارے خلاف محض حاسدانہ جوش سے چند مضامین شایع کرائے ہیں اور ان مضامین میں دنیا بھر کی گندگی و نجاست جراءوں کے سر تھوپی ہیں بھری ہولی تھی وہ انہوں نے پیش کی ہے۔ اس قسم کی اوباشانہ کارروائیوں سے وہ ہمارا تو کچھ بگاڑ نہیں سکتے البتہ اپنی کمینگی و خباثت پر مہریں لگاتے ہیں ہم ان جیسے شہدوں کیطرح گالی گلوچ کرنا نہیں چاہتے اور حضرت شیخ علیہ الرحمۃ کی اس بیش بہا نصیحت پر عمل کرتے ہیں۔

دشنام اگر دہد خبیثے ۔ چارہ نبود بجز شنیدن
گر سگ بگزد پاے کسے را ۔ پاداش نتوان عوض گزیدن

ایڈیٹر صاحب۔ آپکو بھی چاہئے کہ اس قسم کی تحریرات اپنے اخبار میں شائع نہ کریں۔

خاکسار صادق حسین مختار از اٹاوہ

دوستی

ایک یونانی معزز اپنی مشہور کتاب میں دوستی کی نسبت کہتا ہے کہ یہ خوشی کو دوبالا کرتی اور رنج میں اسی کی بدولت کمی ہوتی ہے۔ جبکہ ہم اپنے اردگرد دوستوں کو دیکھتے جن کی خوشی اور رنج ہماری خوشی اور رنج پر منحصر ہے اسوقت جو کیفیت ہوتی ہے وہ بیان کے باہر ہے۔ جسوقت کہ لوگوں نے دیکھا کہ اسکیو اپنی سکونت کے لئے ایک چھوٹا سا مکان بنا رہا ہے دریافت کیا کہ ایسا مکان کیوں نہیں بناتا جو اسکے شان کے موزوں ہو تو جواب کس خوبصورتی سے دیتا ہے کہ میں اس ناچیز مکان میں نہایت آرام سے گذر کرونگا اگر سچے دوستوں سے ہمیشہ بھرا رہے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں ایک دوست دل سے چاہتا ہے کہ ایک شخص جس کی ایک ہی نظر اوس کو فریفتہ کرنے کے لئے کافی تھی اس کے دل میں جگہ کرے لیکن نتیجہ اکثر برعکس ہوتا ہے۔ سو میں بہت جانتے ہیں کہ ایک پہاڑ پر چڑھ جاتیں اور اس سے بغلگیر ہوں لیکن افسوس کہ ایک ہی ٹکر نہیں دریا میں واپس پھینکدیتا ہے۔ یہی حال اکثر لوگوں کو پیش آتا ہے کہ وہ ایک دل سے چاہتے ہیں لیکن وہ شخص کسی دوسرے کے فراق میں رہتا ہے۔ میں ان لوگوں کو بہت ہی خوش قسمت سمجھتا ہوں جنہیں کہ ایک محبت کرنے والا دوست ملگیا ہے۔ یہی بات کسی طرح سمجھ میں نہیں آتی کہ ایک شخص دوسرے کی جدائی میں تڑپتا ہو اور مشکل سے وقت صادق نہ نکلے۔ یہی ایک محبت ہے جو بادشاہ کو اس بات پر مجبور کرے کہ وہ اپنے مفلس معشوق کے یہاں اگر بھیک مانگے۔ یہی ایک محبت ہے جو ایک بیگناہ کی جان لے لے۔ یہی محبت ہے جس کی وجہ سے لوگ ایسے کام کر بیٹھے کہ زمانہ کو حیرت زدہ کرنے کے لئے کافی ہیں لیکن افسوس آج کل یہ عنقا صفت ہو گئی۔ ایک شخص دوسرے کو چاہتا ہے اور وہ کسی دوسرے کیلئے تڑپتا ہے۔ لیکن وہ آدمی اپنی معشوق کی لاپرواہی کی کچھ پروا نہیں کرتا۔ ابھی اس نے دھتکارا ہے لیکن پھر وہی ایک وفادار سگ کیطرح آن موجود ہوا۔ ایک مرتبہ وہ عزم کر لیتا ہے کہ اب سے اس کی طرف رخ بھی نہ کریگا لیکن اسکا عزم گویا ایک حباب تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جن دو شخصوں میں محبت کا بیج بونا چاہتا ہے تو ان کے دل ایسے بناتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کا پاس خاطر رکھتے ہیں۔ کبھی ایک دوسرے کی دل شکنی گوارا نہیں کرتے۔ ہمیشہ ایک دوسرے پر جان دینے پر آمادہ ہوتے ہیں۔ ہاں ایسے دو شخصوں میں البتہ دوستی ہے محبت کی حکومت پر جگڑے وہ شخص جو خلوت پسند کرتے تھے انہوں نے ہی دوستی کی نسبت ایسے عمدہ مضمون لکھے ہیں کہ تعجب آتا ہے جس قدر بڑے بڑے حکیم گذرے ہیں آخر عمر تک اسی کا دم بھرتے رہے۔ انگلستان میں شکسپیر اور سکاٹ اور ایران میں سعدی اور حافظ۔ اور مشہور شاعر

بین تمام شعراب کسطرح ہر ایک نے اوس کو نبھایا وہ ہماری بحث سے خارج ہے۔ سکاٹ زیہانتک کہتا ہے محبت اُسی شخص مین نہ ہوگی جو ہر قسم کی برائیون کا جامع ہوگا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ محبت کی غیر موجودگی ایک محبت ہے اسکی حکومت ہر طبقہ کے لوگون مین اور ہر وقت مین تھی۔ جیسی اخوت عرب مین تھی کسی مین نہین ہوسکتی ہے۔ ایک مسلمان دوسرے پر جان فدا کرنے کے لئے تیار۔ صحابہ کرام کو تو رسول کریم سے عشق تھا اور جبکہ محبت عشق کے درجہ پر پہنچ گئی تو گویا کمال پر پہونچگئی۔ اب بھی ہم دیکھتے ہین کہ محبت کا کہین کہین نشان ضرور ملتا ہے خیال ہے کہ دوستی محبت اور عشق اگرچہ اخوت کے درجہ مین تاہم میرے نزدیک اگر گہری نظر سے دیکھے جائین تو معنی ایک سکتے ہین۔ حال مین ایک شخص نے اپنی معشوقہ کے لئے اپنی جلد بدن کٹوا دیتے ہین دریغ نہین کیا۔ جب اس سے اور زیادہ کیا محبت ہوسکتی ہے۔ آخر مین میری دعا ہے کہ مسلمانون جیسی دوستی تھی کسی زمانہ مین وہ از سر نو قایم ہوجائے اور جن شخصون کو ایسا معاملہ پیش آیا ہو کہ وہ ہزار چاہتے ہون کہ اپنے معشوق سے دوستی پیدا کرین لیکن ناکامیاب ہون اُن کے لئے البتہ افسوس ہے ورنہ ایک شخص بغیر کسی دوست کے ایک شکستہ کشتی مین بیٹھا ہے جو تھوڑی ہی دیر مین غرق آب ہونے والی ہے۔ اور جسکا بندوبست کہ اس نے پہلے سے نہین کر رکھا ہے۔ مین اپنا ناچیز مضمون سعدی علیہ الرحمہ کے ایک بے بہا شعر پر ختم کرتا ہون۔

باز نا پایدار دوست مدار ٭ دوستی را نشاید این غدار

راقم ــــ مسعود صوفی۔

کس کو کس سے زیادہ محبت ہے

خداوند تعالی	کو	محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے
پنچ بہادر صاحب	〃	اپنے شوقین خریداران سے
اخبار بینون	〃	بمبئی پنچ بہادر سے
عاشق	〃	معشوق خوب رو سے
امیر کابل	〃	برٹش گورنمنٹ سے
روسی [illegible]	〃	ہندوستان سے
بقالون	〃	غلہ کی گرانی سے
طاعون ملعون	〃	ہندوستانیون سے
نیچریون	〃	ترکی ٹوپی وغیرہ سے
محکمہ پولیس	〃	رشوت خواری سے
تیج لوگون	〃	آزادی بیگم سے
چینیون	〃	افیون سے
نواب صاحب رامپور	〃	خوبصورت عورتون سے
آنجناب علیہ رحمہ	〃	فرخ دہلوی سے

راقم ــ بشیر الدین بشیر بریلی سے

اسلامی دنیا

شیخ کویت اور عرب کے فسادات سے متعلق پھر مختلف افواہین مشہور ہو رہی ہین۔ اخبار تمثیل مصری بصرہ کے ایک تاجر کی سند پر لکھتا ہے کہ مبارک پھر بغرض انتقام روانہ ہوگیا ہے اور اُس نے ترکی حمایت حفاظت سے انکار کرکے انگریزی حکومت سے درخواست کی ہے کہ اُسے اپنی حمایت مین لیلے۔ اور ترکی گورنر بصرہ کو لکھدیا ہے کہ مجھے ترکی امداد کی کچھ حاجت نہین ہے المؤید کا ایک نامہ نگار بصرہ سے ہی لکھتا ہے کہ کویت مین انگریزی جہازون کے پہونچنے کی خبر سنتے ہی وہ ترکی افواج جو بغداد سے آکر بصرہ مین جمع ہوئی تھین اچانک بغداد کو واپس بھیجدی گئی ہین پھر یہ لکھتا ہے کہ گورنر بصرہ صرف سو سوا سو سوار لیکر مبارک شیخ کویت کو بچانے کے لئے خشکی کی راہ سے روانہ کویت ہوگئے ہین۔ وہ اس سے زیادہ جمعیت اپنے ساتھ لیجاتے مگر مبارک نے اس خوف سے کہ کہین وہ بیدخل نہ کردیا جائے سو سے زیادہ آدمی ہمراہ لانے کو پسند نہ کیا۔ عام خیال یہ ہے کہ پاشائے ممدوح وہان ان سوارون کو چھوڑ آئینگے۔ تاکہ انگلستان کی مداخلت سے کویت کی حفاظت کرتے رہین۔

علاقہ موصل سے عربی گھوڑون کی خریداری کے لئے اسقدر بڑھ گئی ہے کہ اگر چندے اور یہی حال رہا تو شاید وہان سے ان گھوڑون کی نسل ہی مفقود ہو جائے۔ لہذا تمام علاقہ کے سردارون نے سلطان المعظم کے حضور ایک عرضداشت بمضمون کی گذرانی کہ ارسال کیواسطے ان کی خریداری حکماً بند کر دیجائے۔ چنانچہ اعلیحضرت کا فرمان نافذ ہوگیا ہے کہ بچے دینے والی گھوڑی فروخت نہ کیجائے۔

جاسوسون کی رپورٹین

ٹریوجرن نے پرچہ دیا کہ عنقریب بمبارٹے موڈیشیون کے ایک بڑے گروہ پر قبضہ کرنے کی بڑی دلیرانہ کوشش کی تھی مگر محافظین مویشیان کے ۵۰ سپاہیون نے انہین بھگادیا اس مقابلہ مین رائفلون کا استعمال کیا گیا۔

جنرل فرنچ کی مہم گراف رینٹ کا یہ نتیجہ ہوا کہ اس فوج قید ہونے مگر فوج جنرل شیبر کی فوج دشوار گذار راستون سے بھاگ گئی۔ قریباً تمام قیدی باغی ہین۔

لارڈ رینگلن نے کل شب کو ہوس آف لارڈز مین بیان کیا کہ ہیڈیون کی ایک کمیٹی اس غرض سے قائم ہونیوالی ہے کہ جنوبی افریقہ مین فوج پناہگزینون سے ملاقات کرین۔

۱۳ ماہ حال کو شمالی علیوال کے قریب کناٹ فوجکے سات آدمی مقتول اور ۳ لفٹنٹ اور ۱۴ سپاہی مجروح ہوئے۔

لارڈ کرومر فی الحال لندن مین مقیم ہین۔

ایسٹرن ٹیلیگراف کمپنی کے ایک جلسہ مین صدر نے بیان کیا کہ مجھے امید ہے کہ ہندوستان کے نرخ ٹیلیگراف مین عنقریب تخفیف کیجائیگی۔

لارڈ کچنر رپورٹ کرتے ہین۔ کہ کناٹ رینجرز کی ایک فوجیر جیمسٹاون کے قریب ڈچرن نے بیاغی جنرل فاؤجی حملہ کیا۔ مگر ناکامی ہوئی۔

نیم سرکاری طور پر سینٹ پیٹرسبرگ مین یہ مشتہر ہوئی ہے کہ تبت کے مشن کے یہان آنے سے یہ غرض ہے کہ روسی سلطنت مین بدھ ان بودھ کے لئے حقوق حاصل کرین۔

یہ تصفیہ ہوا ہے کہ لامسٹ پلٹن ۱۰ اگست کو بمبئی واپس جائینگے۔

آجین مین ۱۶ تاریخ کو کپاس کی کارخانہ مین آگ لگی ذخیرہ سے شروع ہوئی۔ ۳۰۰ ہزار کی کپاس جل گئی۔

ہند مین قحط زدون کی تعداد پچھلے ہفتے ۳۰ ہزار ۱۰۰ گھٹے۔ اب کل تعداد پانچ لاکھ ۹۹ ہزار ۴۰۰ خیراتی کام کرنیوالون کی ہے۔

حضور قیصرہ وکٹوریا کی ہندی یادگار کا چندہ آنا مدہم پڑگیا۔ ۴۳ لاکھ ۹۶ ہزار ۹۴ کی رقم آچکی ہے ۵۰ لاکھ درکار ہے۔ مذکور چندہ ایک لاکھ کی حد کا ہے۔ ابھی ۹ ماہ باقی ہین۔

سرحد پر قوم چکنی نے توری لوگونپر حملہ کیا۔ اس سے پولیٹیکل واسطہ نہین۔ یا ہمی مخالفت ہے۔

سرحد پر وزیری قوم کے فرقہ محسود مین تازہ جوش پایا جاتا ہے۔ تمام چوکیان خبردار کردی گئی ہین۔

شملہ مین بارش روز ہوتی ہے۔ کلکتہ سے بھاری بارش کی خبر آئی۔ اب جابجا قبض کھلنے کے آثار ہین۔

پیرو پیرہ مین ایک عجیب لڑکی پیدا ہوئی۔ زندہ ہے۔ دو سر ہین۔ چار ہاتھ چھ پیر۔ دو سینے اور دو پیٹ ہین۔ دونون منہ سے دودھ پیتی ہے۔ والدہ نے مارے خوف کے دل پر پتھر رکھا کہ مر جائے لیکن ہنوز زندہ ہے۔

لدھیانہ مین تشخیص انکم ٹیکس پر دیقول ٹیپیشیا عام ہوا ویلا ہے۔ بڑی بے احتیاطی سے کام کررہے ہین۔

احمد نگر مین بزر قیدیو کیحالت خاطر خواہ عمدہ ہے۔ یہان برقی روشنی کرنے کا ٹھیکہ بمبئی کی ایک کمپنی کو دیا گیا۔

جودھپور کے کرنل سر پرتاب سنگھ نے ہمراہ پاسٹی ڈرکیو کی سیر کیجے شہنشاہ جاپان تکلف سے ملے۔

۲۰ جولائی کو وزیریون نے سرحدی چوکی سرنگ کے متصل ۵ میل تک سلسلہ تار کاٹ ڈالا۔

سنگاپور مین ہانگ کانگ بینک کی بھاری چوری کے متعلق عبدالقادر محمد اور ... دو مومن کے گرفتار ہوا مقدمہ جاری ہے۔

بمبئی مین دیسی سرمایہ و انتظام سے ایک جہاز کمپنی قائم کرنا چاہتے ہین۔ پونجی بالفعل ۱۰ لاکھ کافی ہوگی۔

اقبال الدین سب انسپکٹر پولیس شمس آباد کو بجرم اذیت وحصول بالجبر ۴ سال قید سخت ہائیکورٹ الہ آباد سے ہوئی یہ ۲۳ سالہ ملازم تھا پنشن کے حق سے محروم کیا گیا۔ چار دیگر پولیسمین کو ۳ - ۳ سال قید سخت ہوئی۔

سلطان آباد سے ڈونگر سنگھ کو ۷ سال قید کالاپانی ہوئی۔ دوسرے کے نام سے جعلی تار بھیجکر روپیہ منگوایا۔

ہندوستان مین برقی طاقت کے استعمال کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے جدید قواعد نافذ وشایع کئے گئے ہین۔

آسام کے جنگل بنبور مین ریل گاڑی کی ایک جنگلی ہاتھی سے ٹکر ہوئی۔ انجن پٹری پر سے اتر گیا۔ نقصان کی تفصیل نہین پہنچی۔

ایک برٹش موجد مسٹر سمپسن نے مشین رائفل ایجاد کی ہے جو ایک منٹ مین ۱۰۰ فیر کرسکتی ہے۔

مدراس مین فوجی افسرون کیلئے فارسی و اردو کے اعلی معیار کا امتحان لینا موقوف کردیا گیا۔

پونا مین بزیر صدارت گورنر بمبئی مسٹر ہانکین نے ٹیکا طاعون کی تعریف مین دلچسپ لکچر دیا۔ اور اسکو مفید و بے عیب بتلایا۔

احمد نگر میں راج نگر جننگ پریس کارخانہ کپاس میں سخت آتشزدگی سے سترہزار کی مالیت کا نقصان ہوا۔

اخبار مشیر دکن سررشتہ گروڑگیری کو اندھیر بتلاتا ہے اور کہتا ہے تحصیل ورنگل میں ۵۰ ہزار کا غبن ہوا ہے۔

مضافات کانپور میں مچھریوں کی کثرت سے ہے۔ چھاونی کے اندر بھی دلیری سے گھس آتے ہیں۔

کلکتہ میں سررشتہ مردم شماری کی ادنی اسامیوں پر یوریشین پورشین عورتیں مقرر کیگئیں تنخواہ ۲۰ روپیہ ماہوار۔

راولپنڈی میں گرمی سخت پارہ حرارت ۱۱۲ درجہ پر پایا گیا۔

رنگپور کے بابو ایس جی لاہری نے دو تحفہ ہاتھی گورنمنٹ انڈیا کو پیشکش کرائے جو جنگلات میں پکڑے تھے۔

مسٹر ایبل ڈین صاحب اکتوبر میں ولایت سے تشریف لاکر عہدہ رزیڈنسی کشمیر کو زینت دینگے۔

فورٹ ولیم کلکتہ میں ایک سلحخانہ اور کارخانہ قایم کرنے کی تجویز ہے اس کی بابت رپورٹ طلب کی گئی۔

ریاست بلاسپور میں ۷ر کی شام کو سخت آتشزدگی ہوئی۔ ۲۰۳ مکانات راکھ ہو گئے نقصان ۱۵۰۲۰۵ روپیہ کا ہوا۔

قرتپری بدمعاشوں نے ۷ر تاریخ کو متصل سرداگی تار کاٹ ڈالا۔ ۱۰۰ گز تار بھی لیگئے ہیں۔

ولایت کے امتحان بیرسٹری میں اب کے ۱۴ ہندوستانی نوجوان پاس ہوئے ہیں۔

اندر چناب کے لائلپور کی طرح نہر جہلم میں بھی بڑا شہر آباد کرینگے جو بجائے شاہپور کے صدر ضلع ہوگا۔

بنارس کا مرہٹہ اخبار کا ایڈیٹر اس ضمانت دینے پر قید سے چھوٹ گیا۔ تھلگڑہ جیل میں تھا۔

شملہ میں جگادھری امبالہ دہلی میں بھی بارش ہوئی۔

شملہ میں مہاراجہ دھولپور کو اب آرام ہے۔

پچھلے سال صوبجات وسطی کے انتظام حکومت میں ۲۴۲۰۲۴۷ کا خسارہ رہا۔ گورنمنٹ نے پورا کیا۔

بنگلور میں ۲۲ر جون کے ہنگامہ کی پاداش میں ۳۵ رجمنٹ پلٹن مدراس کا نائک عبدالرحمن بھی پکڑا گیا۔ اس کے علاوہ اور ۹ سپاہی بھی جن میں ۳ صوبہ دار سپاہی ۳۷ ویں پلٹن کے ہیں۔ باقی ۵ مفرور ہیں۔ دو مفرور ہیں۔ ان کے لئے وارنٹ جاری ہوا۔ مجرمین ضمانت اور حوالات میں ہیں۔

مسٹر ناگر مشہور جوہری مدراس کابل سے واپس آئے۔ بارہ لاکھ کا زیور امیر صاحب کے لئے لیگئے ہیں۔

ساہنجاں میں عظیم افراط ہی حل ہے حتی کہ ایک مسلمان کسان پر ٹوٹ اور کہا گئیں۔

جہندوالہ کے متصل زیریں نے دو سکھ سپاہی قتل کئے۔ ہندو وقتیں غیرہ ہیں کئے۔

احمد آباد میں ایک ۱۱ سالہ لڑکے نے اشتعالک میں آکر اپنی والدہ کے سر پر ڈنڈا مارا۔ اس سے وہ مر گئی۔ عدالت نے دفعہ ۳۰۳ عاید کر کے لڑکے کو ۵۰ روپیہ جرمانہ کیا ہائیکورٹ بمبئی نے بھی اس کو کافی سمجھا۔

الٰہ آباد میں فیض آباد کی مجوزہ ریلوے کے بنانے والے تیار ہیں۔ سود کی کفالت نہیں کرنا چاہتے ہیں۔

ہندی پیداوار بطور مال تجارت کے فرانس میں کمبخت پہونچی ہے اسکی سالانہ مالیت ۸ کروڑ ہے۔

فوجی ریلیف کا پروگرام منظور ہونے پر سرمائی مقبوضوں کے کیمپ کا فیصلہ قرار پاکر شایع کیا جائیگا

کانپور کے لالہ گیا پرساد متوفی کی مشہور وصیت ہائیکورٹ میں بھی قائم رہی۔ بیوہ کا دعوی خارج ہوا لالہ صاحب موصوف پندرہ لاکھ روپیہ خیرات کر گئے اپنی عورت کیلئے صرف ۵۰ روپیہ ماہوار مقرر کر گئے۔

کلکتہ ہائیکورٹ میں ججوں کی تعداد بڑھانے کی بابت گورنمنٹ بنگالہ نے گورنمنٹ انڈیا کو لکھا ہے۔

حضور والیسرائے برما کی سیر فرما کر دسط دسمبر معمولی وقت پر کلکتہ میں رونق افروز ہونگے۔

فوراکمیشن کی رپورٹ امید ہے کہ آیندہ ماہ تک شائع ہو جائیگی۔

کشمیر میں موسم سرد ہے۔ مضافات میں ہیضہ موجود ہے۔

کانپور کے مسٹر ہاف کے مقدمہ رام پیاری کی رپورٹ گورنمنٹ آف انڈیا نے مانگ بھیجی ہے توجہ ہوگی۔

گورداسپور کے موضع سکھنہ وال کے باشندوں کی بدعنوانی کے باعث وہاں ایک سال کے لئے تعزیری پولیس رکھی گئی۔

طاعونی نشکار

تاریخ	مبتلائے طاعون	اموات طاعون	اموات کل امراض
۱۴ر جولائی	۱۵	۱۵	۱۰۶
۱۵ر ″	۱۱	۱۹	۱۱۵
۱۶ر ″	۲۵	۲۰	۱۲۱
۱۷ر ″	۲۰	۱۷	۱۱۳
۱۸ر ″	۲۹	۱۶	۹۵
۱۹ر ″	۲۰	۱۳	۱۰۹
۲۰ر ″	۲۵	۱۴	۱۰۷

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا